شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (دوسری وآخری قسط)

قیامت کے دن ہر انسان اپنے امام کے ساتھ ہوگا

بہشت میں پہنچانے والے امام:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ o وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ. [سورۃ السجدہ ع۳، پ ۲۱]

ترجمہ: اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ پھر آپ اس کے ملنے میں شک نہ کریں اور ہم نے ہی اسے بنی اسرائیل کے لیے راہنما بنایا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے امام بنائے تھے۔ جو ہمارے حکم سے راہ نمائی کرتے تھے جب انھوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین بھی رکھتے تھے۔

بنی اسرائیل میں ائمہ ہدایت کا پیدا ہونا:

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل میں بھی صحیح راہ نمائی کرنے والے امام پیدا کیے تھے۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ مذکورۃ الصدر آیت کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ''یعنی مسلمان اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیں اور سختیوں پر صبر کر کے اپنے کام پر جمے رہیں۔ تو ان کے ساتھ بھی خدا کا یہی معاملہ ہوگا۔ چنانچہ ہوا اور خوب ہوا۔

اپنے متبعین کو دوزخ میں لے جانے والے امام:

وَاسْتَکْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَایُرْجَعُوْنَ o فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ o وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَایُنْصَرُوْنَ o وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ. [سورۃ القصص ع۴ پ۲۰]

ترجمہ: اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکروں نے ملک میں ناحق تکبر کیا۔ اور خیال کیا کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا۔ پھر انھیں دریا میں پھینک دیا۔ سو دیکھ لو۔ ظالموں کا کیا انجام ہوا۔ اور ہم نے انھیں امام بنایا۔ وہ دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن انھیں مدد نہیں ملے گی اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے دن بھی بد حالوں میں ہونگے۔

حاصل یہ نکلا کہ فرعون اور اس کے لشکر والے لوگوں کے امام بن کر انھیں دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔ چنانچہ

ان ظالموں کا دنیا میں کیسا برا انجام ہوا۔ اور ان گمراہی کے ائمہ پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور علاوہ اس کے قیامت کے دن زبوں حال ہونگے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍo كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ [سورۃ الحج، ع۱، پ۱۷]

ترجمہ: اور بعض وہ لوگ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں بے سمجھی سے جھگڑتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کے کہنے پر چلتے ہیں جس کے حق میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اسے یار بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر کے رہے گا۔ اور اسے دوزخ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔

یعنی بعض آدمی شیطانوں کی راہنمائی کے مطابق چلتے ہیں۔ حالانکہ شیطان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص بھی اس کے ساتھ دوستی رکھے گا تو وہ اسے گمراہ کر دے گا۔ اور اسے دوزخ کا راستہ دکھائے گا۔

ایک خدشہ اور اس کا جواب:

اگر کسی کے دل میں یہ خدشہ پیدا ہو کہ شیطان تو انسان کو نظر نہیں آتا تو پھر وہ انسان کو گمراہ کس طرح کر سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانوں کی دو قسمیں ہیں۔ بعض انسان بظاہر تو انسان نظر آتے ہیں۔ مگر اندر کے حالات کے لحاظ سے بالکل شیطان ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی آخری سورت (سورت الناس) کے آخری لفظ کا یہی ترجمہ ہے۔ کہ بعض انسان بالکل صحیح معنی میں شیطان ہوتے ہیں۔ ہاں انسانوں کی طرح جنوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں۔ (سارے نہیں کیونکہ جنوں میں بعض صحابہ کرام بھی تھے۔ اور ان میں سے بعض اللہ تعالیٰ کے بڑے نیک بندے خدا پرست۔ خدا ترس۔ شریف الطبع وغیرہ صفات حمیدہ سے متصف بھی ہوتے ہیں) جنوں میں سے جو شیطان ہوتے ہیں۔ وہ انسان کے دل میں (برائی اور بے راہ روی کا) خیال ڈال دیتے ہیں۔ ان کی راہنمائی کے مطابق انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کام میں میری عقل راہنمائی کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ خیال غلط ہوتا ہے۔ بلکہ وہ غلط راستہ شیطان کی طرف سے دل میں القاء شدہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایسے درجے والے بھی ہوتے ہیں جو شیطانوں کے القاء کو بھانپ جاتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ. [سورۃ الاعراف، ع۲۴، پ۹]

ترجمہ: بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انھیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں۔ پھر اچانک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''پہلے (گزشتہ آیت میں) تو تنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب تھا۔ گوحکم استعاذہ میں سب شامل تھے۔ اب عام متقین (خداترس پرہیزگاروں) کا حال بیان فرماتے ہیں یعنی عام متقین کے حق میں یہ مجال نہیں کہ شیطان کا گزران کی طرف ہو۔ اور کوئی چرکہ لگا جائے۔ البتہ متقین کی شان یہ ہوتی ہے۔ کہ شیطان کے اغوا سے ممتد غفلت میں نہیں پڑتے۔ بلکہ ذرا غفلت ہوئی اور خدا کو یاد کر کے چونک پڑے۔ ٹھوکر لگی اور معاً سنبھل گئے۔ سنبھلتے ہی آنکھیں کھل گئیں۔ غفلت کا پردہ اٹھ گیا۔ نیکی بدی کا انجام سامنے نظر آنے لگا اور بہت جلد ناز یبا کام رک گئے۔ باقی غیر متقین (جن کے دل میں خدا کا ڈر نہ ہو اور جنھیں شیطان کی برادری کہنا چاہیے ان کا حال یہ ہے کہ شیاطین ہمیشہ انھیں گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں اور رگیدنے میں ذرا کمی نہیں کرتے ادھر یہ لوگ ان کی اقتداو پیروی میں کوتاہی نہیں کرتے اور اس طرح ان شیاطین کے غرور وسرکشی کو اور زیادہ بڑھاتے رہتے ہیں۔ بہرحال متقی کی شان یہ ہے کہ جب شیطان دق کرے فوراً خدا سے پناہ مانگے دیر نہ کرے ورنہ غفلت میں عادی ہو کر رجوع الی اللہ کی توفیق بھی نہیں رہے گی۔

جس طرح بہشت میں پہنچانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حق پرست علماء کرام (جو فقط کتاب وسنت کی روشنی میں خود چلتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی رہنمائی بھی اسی ضابطہ کے ماتحت کرتے ہیں) ان سے اوپر صحابہ کرام، ان سے اوپر رحمتہ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام، ان سے اوپر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ بعینہ اسی طرح قیامت تک پیدا ہونے والی نسل انسانی کے لیے ابلیس کے نائبین مخلوق خدا کو گمراہ کرتے رہیں گے۔ اگرچہ ابلیس لعین کا سلسلہ بھی آدم علیہ السلام کے دنیا میں آنے کے وقت سے ہی چلا آ رہا ہے۔ مگر آج کل کے زمانہ کے لحاظ سے یوں تعبیر کیا جائے گا۔ کہ آج کل بھی شیاطین الانس والجن اللہ تعالیٰ کی کتاب پاک (قرآن مجید) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ہٹا کر کچھ اور ہی قسم کا خود ساختہ دین لوگوں کو سکھائینگے اور اسی کو دن رات پھیلائیں گے۔ اور ہمیشہ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح راہنمائی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی توہین وتذلیل کرتے رہیں گے۔ (جس طرح دشمنان اسلام رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے تھے) اور جس طرح حق پرستوں کے سلسلہ کی کڑی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جا پہنچی ہے۔ اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تک جا پہنچتی ہے۔ اسی طرح شیاطین الانس والجن کے سلسلہ کی آخری کڑی ابلیس لعین تک جا پہنچتی ہے۔ علاوہ اپنے نمائندوں کے وہ خود بھی قیامت تک زندہ رہے گا۔

شیطان کے نمائندوں کا روزانہ فساد پھیلانے کے لیے دنیا میں جانا:

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابليس يضع عرشه على الما ثم

یبعث سرایاہ یفتنون الناس فاد ناھم منه منزلة اعظمھم فتنة یجی احد ھم فیقول فعلت کذا وکذافیقول ماصنعت شیاقال ثم یجی احد ھم فیقول ماترکته حتیٰ فرقت بینه وبین امراتہٖ قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمه [رواہ مسلم]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے تا کہ لوگوں کو گمراہ کریں پھر اس شیطان کے سب سے قریب ان میں سے مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہوتا ہے جو فتنہ پردازی کے لحاظ سے ان میں سے سب سے زیادہ ہو، ان میں سے ایک شیطان کے پاس آتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میں نے اس طرح، اس طرح کیا ہے۔ پھر (شیطان) کہتا ہے تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان میں سے ایک آتا ہے، کہتا ہے میں نے اس شخص کو چھوڑا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈلوادی (یعنی طلاق دلوادی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر وہ شیطان اس کو اپنے سے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بہت اچھے آدمی ہو۔ اعمش (راوی) کہتا ہے۔ مجھے یہ بھی خیال آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر وہ شیطان اسے اپنے گلے لگالیتا ہے۔

قیامت کے دن شیطان کا اپنے فرماں برداروں سے بیزاری کا اعلان اور انہیں مجرم قرار دینا:

وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ وَ مَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُکُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. [سورہ ابراہیم، ع۴، پ۱۳]

ترجمہ: اور جب فیصلہ ہو چکے گا۔ تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر اس کے سوا کوئی زور نہ تھا۔ کہ میں نے تمہیں بلایا۔ پھر تم نے میری بات کو مان لیا۔ پھر مجھے الزام نہ دو اور اپنے آپ کو الزام دو نہ میں تمہارا فریادرس ہوں اور نہ تم میرے فریادرس ہو۔ میں خود تمہارے اس فعل سے بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے مجھے شریک (خدا) بناتے تھے۔ بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یعنی شیطان لعین جو روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے کر آیا تھا اور اسی اعلان کی بنا پر ہر دور میں کروڑہا انسانوں کو گمراہ کرتا رہا۔ اور آج اپنے آپ کو بری الذمہ بنا کر اپنے گمراہ ہونے والے یاروں کو مجرم بنا رہا ہے کہ میرا تم پر زور تو کوئی نہیں تھا۔ البتہ یہ ہوتا رہا کہ میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لیے آواز دی۔ اور تم میری آواز پر اس گناہ کے کام میں شریک ہونے کے لیے اٹھ دوڑے۔ اب سوچو کہ قصور میرا ہے یا تمہارا۔

میں نے سینما والوں سے اعلان کروایا کہ آج رات فلاں سینما میں یہ دکھایا جائے گا۔ ''شادی کی پہلی رات''، بس تم مرد و زن اٹھ دوڑے۔

میں نے اتنا ہی اپنے دوستوں سے اعلان کرایا تھا کہ فلاں چودھری کے بیٹے کی شادی پر آج رات کو فلاں رنڈی کا گانا اور ناچ ہوگا۔ اور تم اٹھ دوڑے۔

میں نے اپنے دوستوں، سینما والوں سے اتنا ہی لکھوا کر شہر میں دن کو اعلان کرا دیا تھا ''دو گھڑی کی موج''، اور میرے دوستو تم رات کو اٹھ دوڑے۔ پھر رات کو جاگ کر نیند بھی گنوائی ٹکٹ خرید کرنے میں دن کی حلال کمائی حرام میں گنوائی۔ تم ہی انصاف کرو کہ قصور میرا ہے یا تمہارا...... کیا میں نے تمہیں مجبور کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھوڑ کر میرا حکم مانو؟ میرے دوستو آج میں تمہارے کام نہیں آسکتا اور تم میرے کام نہیں آسکتے، آج تو ہم سب کو دوزخ میں جانا ہی پڑے گا۔

اے موجودہ دور کے انسانو!

گزشتہ ساری معروضات کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اخروی سے بچنے کی فقط ایک ہی تدبیر ہے کہ کتاب الٰہی (قرآن مجید) کو اپنی زندگی کا دستور العمل مان لو۔ اور اس دستور العمل پر عمل کرنے کے لیے سید المرسلین خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے لیے نمونہ بنالو۔ جو شخص اس دستور العمل پر خود چلے اور ہمیں چلائے وہ ہمارا ہادی اور ہمارا خیر خواہ ہے ایسے حضرات کی فرماں برداری ہمارے لیے دنیا اور آخرت دونوں جگہ رحمت ہی رحمت ہے۔

اور جو شخص اس پروگرام سے ہٹا ہوا ہو، خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ خواہ وہ عالمانہ بھیس میں آئے یا فقیری بھیس میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے شر سے بچائے۔ **آمین یا اللہ العالمین وماعلینا الاالبلاغ و افوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد.**

(خطبۂ جمعہ، ۲۴ر ذیقعد ۱۳۷۷ھ / مطابق ۱۳ر جون ۱۹۵۸ء)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501